خلیفۂ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب و فضائل

غایۃ التحقیق

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہٗ

جماعتِ اہلِ سنّت پاکستان چکوال

مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم چکوال جہلم،

حق چاریار

یا اللہ جل جلالہٗ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (القرآن پ ۲۴ رکوع ۱)

(اور جو) سچ لے کر آیا اور جس شخص (ابوبکرؓ) نے اس کی تصدیق کی وہی متقی ہیں

اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ

وَاَبُوْبَکْرٍ اَسَاسُهَا	الحدیث رواہ الدیلمی	وَعُمَرُ حِیْطَانُهَا
وَعُثْمَانُ سَقْفُهَا		وَعَلِیٌّ بَابُهَا

ترے چاروں ہمدم ہیں یک جان و یک دل
ابوبکر و فاروق، عثمان، علی ہے
(امام احمد رضا بریلوی)

غَایَةُ التَّحْقِیْقِ فِیْ اِمَامَةِ الْعَلِیِّ وَالصِّدِّیْقِ

تصنیف لطیف

اعلیحضرت مولانا مفتی شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز

ناشر

خواجہ محمد جہانگیر (ناظم اعلیٰ) و چوہدری لیاقت علی (ناظم نشر و اشاعت)
"جماعت اہل سنّت پاکستان" چکوال مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم چکوال (جہلم)
مکتبہ رضویہ مکان نمبر ۱۱ محلہ اچنت گڑھ انجن شیڈ لاہور

سلسلہ اشاعت ۲ (تعداد ایک ہزار) ہدیہ :- ایک روپیہ

کا نکاح مجھ سے کیا، مجھے دارِ ہجرت (مدینہ منورہ) کی طرف سوار کیا۔ بلال کو اپنے مال سے آزاد کیا۔ اور اسلام میں ابوبکر کے مال کی مثل مجھے کسی کے مال نے نفع نہ دیا[1]

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضٰے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرورش فرمائی۔ اور اپنی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ان سے کیا۔ لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صاحبزادی اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا۔ اور جانی و مالی خدمات میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ حتیٰ کہ خود سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعترافِ خدمت کے طور پر کیا۔

لَیْسَ فِی النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ	لوگوں میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس
عَلَیَّ فِیْ نَفْسِہٖ وَمَالِہٖ مِنْ	نے ابوبکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ
اَبِیْ بَکْرِ ابْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ	پر احسان کیا ہو[2]

اقبال نے اسی حدیث کا مضمون اپنے اشعار میں پیش کیا ہے ؎

آں امن النّاس بر مولائے ما
آں کلیم اوّلِ سینائے ما
ہمتِ اوکشتِ ملّت را چو ابر
ثانیٔ اسلام و غار و بدر و قبر

ہجرت کے موقعہ پر جب غارِ ثور کے پاس پہنچے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ حضور! پہلے غار میں مَیں جاتا ہوں "فَاِنْ کَانَ فِیْہِ شَیْئٌ اَصَابَنِیْ دُوْنَکَ" اگر غار میں کوئی موذی ہو تو وہ آپ کو تکلیف نہ دے، مجھے دے۔ چنانچہ غار کے تمام سوراخوں کو بند کر دیا اور ایک سوراخ جو باقی بچ گیا تھا۔ اس پر اپنا پاؤں رکھ دیا۔ مُشتاقِ زیارت سانپ نے تمام راستے بند پا کر آپ کے پائے اقدس پر ڈنک مارا۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

[1] ابن حجر مکی: الصواعق المحرقہ: ص ۱۰ [2] ایضاً ص ۲۲

[3] مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۶ بروایت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے لعابِ دہن لگا دینے سے تکلیف دُور ہوگئی۔ لیکن وہ زہر ہر سال عود کرتا رہا۔ آخر اسی سے شہادت پائی۔ اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں ؎

مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جاں اُن پہ دے چکے
اور حفظِ جاں تو جانِ فروضِ غُرر کی ہے

آپ کی شانِ محبوبیت اس حدیث سے ظاہر ہے۔ جسے امام بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے " ذاتُ السلاسل " (ایک جگہ کا نام) کی جنگ سے واپس آئے تو دربارِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا۔

أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ	آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب
قَالَ عَائِشَةُ، قُلْتُ مِنَ	کون ہے؟ فرمایا عائشہ۔ عرض کیا
الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا [1]	مردوں سے؟ فرمایا اس کا باپ (ابوبکر صدیق)

امام طبرانی حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا، تم نے ابوبکر کے بارے میں کچھ کہا ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ ہاں آپ نے فرمایا۔ کہو میں سُنتا ہوں۔ انہوں نے درج ذیل اشعار عرض کئے۔

وَثَانِيَ اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمُنِيفِ وَقَدْ	ابوبکر صدیق، مقدس غار میں دو میں سے
طَافَ الْعَدُوُّ بِهِ إِذْ صَعِدَ الْجَبَلَا	دوسرے تھے۔ جب دشمن پہاڑ پر چڑھ کر غار
وَكَانَ حِبَّ رَسُولِ اللهِ قَدْ عَلِمُوا	کے گرد چکر لگا رہے تھے۔ آپ رسول اللہ
مِنَ الْبَرِيَّةِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ رَجُلَا	صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب تھے۔ لوگ [2]
	جانتے تھے کہ حضور کسی کو آپ کے برابر قرار نہیں دیتے

---

[1] مشکوٰۃ شریف: ص ۵۵۵　　[2] ابن حجر: الصواعق المحرقہ: ص ۸۵